بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

ذوالحجہ ۴۴۹

جلد ۳۶/۷۱ | سوموار ۱۹ شوال ۱۴۰۲ھ ✦ ۹ ظہور ۱۳۶۱ ہش ✦ ۹ اگست ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۷۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ :- ۸ ظہور اگست - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت آج متلی اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب کرام خصوصی توجہ اور دلی التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ موصوفہ کے بابرکت وجود کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

گیمبیا میں ایک نئے احمدیہ ہائی سکول کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا

کمشنر کی طرف سے جماعت احمدیہ کو سرکاری حمایت کی یقین دہانی

اعلیٰ افسران، اراکان پارلیمنٹ اور دیگر اہم شخصیات کی شمولیت

بانجل - گیمبیا - مغربی افریقہ - گیمبیا کے امیر و مشنری انچارج مکرم مولانا داؤد حنیف صاحب نے بذریعہ کیبل گرام یہ خوشکن خبر ارسال کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۲ء کو اس ملک میں ایک اور احمدیہ ہائی سکول کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہے یہ سنگ بنیاد کمشنر اردسلیمان جیک صاحب نے بیسی کے مقام پر رکھا۔ تار میں مکرم امیر صاحب نے لکھا ہے کہ انہوں نے مہمانوں کا استقبال کیا اور اپنی تقریر میں اس قسم کے سکولوں کے قیام کے بارے میں جماعت احمدیہ کے مقاصد کی وضاحت کی انہوں نے بتایا کہ ان سکولوں کے قیام کا مقصد ملک میں تعلیم کا معیار بلند کرنا ہے اور طلباء کے کردار کی تعمیر کرنا ہے۔

تار کے مطابق کمشنر صاحب موصوف نے گیمبیا کی سماجی اور اقتصادی ترقی میں جماعت احمدیہ کے کردار کی تعریف کی اور یقین دہانی کروائی کہ ان کی حکومت اس قسم کے ہر کامیاب پروگرام کی تکمیل میں جماعت احمدیہ کی بھرپور مدد کرے گی

اس تقریب میں اعلیٰ سرکاری افسران، اراکین پارلیمنٹ اور معاشرے کے سبھی طبقات کے نمائندہ افراد شامل ہوئے۔ ریڈیو گیمبیا کے نمائندے نے بھی تقریب میں شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ارضِ بلال رضہ کے اس ملک میں جماعت احمدیہ کے منصوبوں کو کامیابی عطا کرے اور ان منصوبوں کے ذریعے اہلِ گیمبیا کی خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے - آمین -

سرزمینِ اندلس میں مسجد بشارت کا افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے اس تاریخی سفر پر روانہ ہو گئے ہیں جس میں حضور پیدرو آباد (اندلس) کی تاریخی مسجد کا افتتاح بھی فرمائیں گے۔

سات آٹھ سو سال کے وقفہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور تقدیر کے تحت پھر سرزمین اندلس سے خدا کی توحید اور اس کے برگزیدہ رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کی رسالت کا اعلان ہوگا۔ ہزاروں سر اپنے خدا کے حضور سجدہ ریز ہو کر اعلائے کلمۂ حق کے لئے متضرعانہ دعائیں کریں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے افتتاح کے موقعہ پر احبابِ جماعت کو اس سفر کے لئے دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی تھی۔

احباب درد مندانہ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اندلس میں اسلام کے بیج کو برومند کرے۔ یہ سرزمین پھر سے اسلام کے نور سے منور ہو۔ دلوں کی ظلمات نور سے بدل جائیں۔ اسلام کے بارہ میں اہل اندلس کی غلط فہمیاں دور ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سفر میں ہر آن حضور کی تائید و نصرت فرمائے۔ ہر گام پر نصرت باری آپ کے اور آپ کے رفقاء کے شامل ہو۔ آمین۔

۱۰ ستمبر بروز جمعہ حضور مسجد بشارت کا دعاؤں سے افتتاح فرمائیں گے۔ احباب اس تقریب کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ مسجد کے افتتاح کے صحیح وقت کی اطلاع بعد میں دی جائے گی۔ چاہیئے کہ افرادِ جماعت اسی وقت اپنی دعاؤں کو حضور کی دعاؤں سے ہم آہنگ کریں۔

خدا کرے ہماری یہ عاجزانہ، متضرعانہ دعائیں بارگاہِ الوہیت میں مقبول ہوں اور طارق کی سرزمین پھر ایک بار اسلام کے نور سے منور ہو جائے۔ (آمین)

(وکیل التبشیر)

ٹرینیڈاڈ میں رمضان المبارک

مکرم محمد حنیف یعقوب صاحب مبلغ انچارج ٹرینیڈاڈ اپنی رپورٹ ۵ جولائی تا ۱۱ جولائی ۱۹۸۲ء میں لکھتے ہیں :-

" رمضان شریف کے مہینے میں باقاعدہ نماز تراویح کی ادائیگی اور قرآن شریف کے درس کا انتظام کیا گیا۔ ۱۱ جولائی کو مسجد ناصر میں کونسل میٹنگ منعقد کی گئی۔ جمعہ کے روز نماز پڑھائی اور خطبہ دیا جس میں سورۃ القدر کی تفسیر بیان کی۔

جماعت ٹرینیڈاڈ کی طرف سے تمام احباب کی خدمت میں عید مبارک۔

(وکالت تبشیر)

- محترم گیانی عباد اللہ صاحب مینیجر الفضل ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں کئی دوائیاں استعمال کی ہیں مگر مکمل فائدہ نہیں ہوا۔ احباب کرام سے گیانی صاحب موصوف کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

- " خاکسار عرصہ ڈیڑھ دو سال سے بلڈ پریشر اور عارضہ قلب کی وجہ سے بیمار ہے۔ سات جون کو دوبارہ دل کی تکلیف ہو گئی۔ اور مورخہ ۳۹ جولائی ۱۹۸۲ء کو نمازِ فجر کے بعد بلڈ پریشر کے نتیجہ میں جسم کے نچلے دھڑ پر فالج کا حملہ ہوا۔ ہاتھوں پر بھی اثر تھا۔ حضور ایدہ اللہ کی دعا کے نتیجہ میں دوسرے دن فالج کی کیفیت جاتی رہی اب کمزوری اور نقاہت بہت زیادہ ہے۔ خاندان حضرت اقدس اور بزرگان سلسلہ سے صحت کاملہ اور خاتمہ بالخیر کے لئے دعا کی خاص درخواست ہے۔

(محمد اشرف ناصر - شاہد۔ مربی سلسلہ احمدیہ کنری ضلع تھرپارکر)

- ۶ اگست ۱۹۸۲ء کو بعد نماز عصر محترم مولانا محمد شریف صاحب فاضل ربوہ نے خاکسار کی بچی عزیزہ امۃ الودود سلمہا اللہ تعالیٰ کے نکاح کا اعلان عزیزم مکرم محمد جمیل سلمہ اللہ ولد مکرم چوہدری سردار خان صاحب لاہور سے بعوض مبلغ دس ہزار روپے مہر فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے مبارک فرمائے۔ آمین۔

(غلام باری سیف - ربوہ)

- محترم چوہدری محمد اسماعیل صاحب بھٹی زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ بھون ضلع جہلم سخت بیمار ہیں کافی خون ناک کے راستہ بہہ گیا ہے۔ کمزوری بیحد ہو چکی ہے۔ کامل و عاجل شفایابی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

(حافظ غلام محی الدین معلم وقف جدید بھون ضلع جہلم)

- خاکسار کی خالہ جان پاؤں پھسلنے کی وجہ سے گر پڑی ہیں جس سے ان کے دائیں ہاتھ کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے پلستر کی وجہ سے ہڈی ٹیڑھی ہو گئی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خالہ جان کو جلد از جلد شفا بخشے آمین۔

(مرزا خلیل احمد - وقف جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے ،

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ شوال ۱۴۰۲ھ

۹ ظہور ۱۳۶۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ماہ اور ایک دن باقی ہے

ایک ماہ اور ایک دن باقی ہے!

تاریخ اسلام میں ایک نئے اور حسین دور کا ایک نیا باب رقم ہونے والا ہے۔ احباب جماعت کے دلوں کی دھڑکنیں تیز ہوتی جا رہی ہیں۔ نظریں بار بار کیلنڈر کا طواف کرتی ہیں۔ آج سے ایک ماہ اور ایک دن کے بعد سپین میں پیدرو آباد کے نزدیک "مسجد بشارت" کا افتتاح سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کے دست مبارک سے عمل میں آئے گا۔ دنیا بھر میں ہزاروں افراد اس بابرکت تقریب میں شرکت کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ ایک انوکھے سرور کے زندگی بخش لمحات میں شمولیت کے انتظامات مکمل کئے جا رہے ہیں۔ احباب جماعت کی دعاؤں میں تیزی آتی جا رہی ہے۔ جو نہیں جا سکتے وہ ایک سہانی اور خوبصورت خبر کے انتظار میں گوش بر آواز ہیں۔ ایک بابرکت ساعت لمحہ بہ لمحہ قریب آ رہی ہے۔

جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد دنیا کے ہر کونے میں دین اسلام پھیلا دینا ہے اور ایک ایسی جگہ پر جہاں اسلام کا نور پوری قوت سے چمکا۔ ایسی شان سے چمکا کہ اس نے دنیا بھر کی آنکھوں کو چندھیا کر رکھ دیا جو دنیا بھر میں تہذیب علم اور ترقی کا مرکز قرار پایا۔ جہاں دنیا کے ہر کونے سے علم کے متوالے اپنی پیاس بجھانے آئے تھے۔ جہاں سائنس اپنے عروج پر تھی۔ خدا تعالیٰ کی صفات کے نت نئے جلوے تلاش کئے جاتے تھے جہاں انسانی ذہانت اور عقل اپنا لوہا منوا رہی تھی۔ انسانیت ترقی کی نئی رفعتیں حاصل کر رہی تھی۔

اسی ملک سپین میں ایک دردناک سانحہ بھی ہوا۔ جب یہ ساری عظمت قصہ پارینہ بن گئی۔ علم کے سرچشمے اجڑ گئے۔ ظلم اور بربریت کا دلوں کو لرزا دینے والا دور شروع ہو گیا۔ روشنی بجھ گئی آنسو ابل پڑے اور انسانیت کی عظمتیں تحت الثریٰ میں جا گریں۔

ان عظمتوں کو پھر سے پا لینے کیلئے مسلمان کتنی صدیوں سے دکھ میں ڈوبے ہوئے ہیں ایک سچے مسلمان اور حقیقی احمدی کا دل کس کس طرح نہ تڑپتا تھا۔ اے کاش اس سرزمین پر ایک بار پھر توحید کا نعرہ مستانہ وار لگا دیں۔

اسی تڑپ نے اس دل کو بھی بے قرار کیا۔ جو ساری رات بغیر ایک لمحہ سوئے اس سرزمین پر گریہ وزاری میں مشغول رہا۔ اپنے رب سے توفیق طلب کرتا رہا کہ اے بار الٰہا! اس تاریکی میں ایک بار پھر اجالا کر دے۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا بابرکت وجود تھا جن کی دعاؤں کو آج قبولیت نصیب ہونے والی ہے۔ جن کی پرسوز اور عاجزانہ دعاؤں نے عرش الٰہی کو ہلا کر رکھ دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحمت کی نگاہ ڈالی اور اس سرزمین کو پھر سے اپنے نور سے منور کرنے کا راستہ ہموار کر دیا۔

زمین پر بسنے والے ہم احمدی ہی نہیں آسمان پر بسیرا کرنے والی ایک مقدس روح بھی پیدرو آباد پر نظریں جمائے ہوئے ہے۔ اس پاک روح کو بھی ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کے دن کا انتظار ہے۔ اس مقدس روح کے دل کی تڑپ کو بھی قرار نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ جنہوں نے مسجد بشارت کا سنگ بنیاد رکھا ۱۰ ستمبر ان کی عاجزانہ تضرعات کی قبولیت کا دن ہے اس دن کا انتظار کرنے والی نظروں میں آپ کی پاکیزہ روح کی نظریں بھی شامل ہیں۔

اے اللہ اپنے اس پیارے اور محبوب بندے پر اپنے بے انتہا فضل اور رحم نازل فرما۔ آپ کے درجات کو ہر لمحہ و ہر آن بڑھاتا چلا جا۔ آپ کی روح کو سکینت عطا کر اور آپ کی مقدس روح کو اپنے قدموں میں جگہ دے۔

آمین اللّٰھم آمین

ایمان میں نئی زندگی پیدا کرنے والے واقعات

سیرۃ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ جھلکیاں

آنحضرت کے ایک بہت بڑے دشمن کا بے ساختہ اعتراف

"محمد کو جھوٹا نہیں کہا جا سکتا ان کے بارے میں کوئی اور بات گھڑو"

ایک بے ساختہ شہادت تاریخ اسلام میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ملتی ہے اس کا بیان بڑا دلچسپ اور پر لطف ہے۔

بات یوں ہے کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ نبوت کیا اور آپ کے دعویٰ کا ذکر مکہ اور اطراف میں ہوا تو مکہ کے لوگوں کو فکر پیدا ہوا کہ حج کا موقعہ آ رہا ہے۔ اور مکہ میں بہت سے لوگ آئیں گے اور لازمی طور پر یہاں آ کر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھیں گے اور ان کو یہ خطرہ تھا کہ کہیں لوگ نبی کریمؐ سے متاثر نہ ہو جائیں اور دین اسلام پھیلنا نہ شروع ہو جائے۔ پھر اہل مکہ کو یہ بھی خیال تھا کہ باہر سے آنے والے ہم سے پوچھیں گے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیسے آدمی ہیں۔ تو ہم ان کو کیا جواب دیں گے۔

اس الجھن کا حل تلاش کرنے کے لئے اہل مکہ نے ایک میٹنگ بلائی جس میں قریش کے بڑے بڑے سردار جمع ہوئے تاکہ سب مل کر ایک متحدہ جواب سوچ لیں تاکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ مشترکہ طور پر کیا جا سکے۔ اور یہ نہ ہو کہ ایک شخص کچھ کہے اور دوسرا شخص کچھ اور کہے۔ اس مجلس میں جب یہ سوال پیش ہوا تو بڑی مشکل پیش آئی۔ کسی کو کوئی ایسا جواب نہ سوجھتا تھا جس کے ذریعے سے وہ اپنی جان بچا سکیں اور لوگوں کو آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مائل ہونے سے روک سکیں۔ بحث و مباحثہ ہوتا رہا۔ لوگ بھانت بھانت کی بولیاں بولنے لگے۔ مگر کسی بات پر اتفاق نہ ہو سکا۔

اس محفل میں یوں تو سبھی لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے۔ مگر ان میں سے ایک شخص وہ بھی تھا جسے نبی کریمؐ کے سب سے بڑے دشمنوں میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ یہ شخص بچپن سے لے کر ادھیڑ عمر تک آپؐ کا دشمن رہا۔ اس نے آپؐ کی مخالفت میں ہر طرح سے حصہ لیا۔ آپؐ پر پتھر پھینکے اور بعد میں یہ ان ۱۹ لوگوں میں بھی شامل ہوا جو آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کے منصوبے میں بھی شامل تھے۔ اس شخص کا نام نضر بن الحارث تھا۔ وہ اس میٹنگ کے بعد بھی بڑی دیر تک آنحضورؐ کا بہت بڑا دشمن رہا۔

میٹنگ جاری رہی۔ آخر جب بحث طول کھینچ گئی تو ایک شخص بولا کہ لمبی بات کو جانے دو۔ ہم کہہ دیں گے کہ یہ جھوٹا شخص ہے۔ اس مرحلے پر تاریخ اسلام کا ایک زریں باب رقم ہو گیا اس شخص کی بات سنکر آنحضورؐ کا بہت بڑا دشمن نضر بن الحارث جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے کھڑا ہو گیا اور بے ساختہ اس کے منہ سے نکل گیا وہ بڑے جوش سے بولا۔

جواب وہ سوچو جو معقول ہو محمد تمہارے اندر پیدا ہوا تم سب اسے پسند کرتے تھے اور اس کے اخلاق کی تعریف کرتے تھے۔ اسے سب سے اچھا اور سچا سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ بڑھا ہو گیا اور اس کے سر میں سفید بال آ گئے اور اس نے وہ دعوےٰ کیا جو وہ کہتا ہے۔ اب اگر تم یکایک یہ کہنے لگو گے کہ وہ جھوٹا ہے تو اسے کون جھوٹا مانے گا۔ لوگ تمہیں ہی جھوٹا کہیں گے۔ اس لئے اس جواب کو چھوڑ کر کوئی اور جواب گھڑو۔

یہ سنکر سب اہل مکہ کے سر جھک گئے اور میٹنگ افراتفری اور انتشار میں ختم ہو گئی۔

یہ بے ساختہ شہادت تاریخ اسلام کا ایک روشن باب ہے۔ یہ زبان خلق ہے جسے نقارہ خدا کہتے ہیں۔ کسی شخص میں جرأت نہ ہو سکی۔ کہ کبھی بھی وہ نبیٔ پاک کی قبل از دعوےٰ نبوت کی زندگی پر کوئی الزام لگا سکے۔ آپؐ کے اشد دشمن ابوسفیان کو بھی ایک غیر ملکی بادشاہ کے دربار میں سب کے سامنے اقرار کرنا پڑا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ وہ امین اور صدوق ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

- قسط اوّل -

کیا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا؟

مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب ۔ لاہور چھاؤنی

اسلام بڑی ہی پیاری اور حسین تعلیم پیش کرتا ہے۔ اور پیار کے ساتھ دلوں کو جیتتا اور لوٹتا ہے۔ یہ محض ایک مفروضہ نہیں بلکہ اسلام کی تاریخ اس پر شاہد ناطق ہے۔ وہ غیر مسلم شخص جو ایک رات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان تھا اور صبح بستر گندا ہو جانے کے باعث شرم کے مارے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائے بغیر اٹھ کر چلا گیا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین ردِ عمل دیکھ کر ہی آپؐ کا اسیر ہوا تھا، اس قسم کے سینکڑوں ہزاروں واقعات تاریخ اسلام کے سینہ میں محفوظ ہیں۔

لیکن بعض لوگ تاریخِ اسلام کو نظر انداز کر کے تعصب سے اندھے ہو کر اس اسلام کے متعلق یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ یہ تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ اور اسمیں کوئی ذاتی خوبی نہیں ہے۔

تاریخِ اسلام تو ایک طرف یہ لوگ اگر منصفانہ نگاہ سے اپنی ہی کتب کا مطالعہ کر لیتے تو ان پر یہ حقیقت آشکار ہو جاتی کہ ان کا یہ خیال اور نظریہ درست نہیں ہے۔

اگر وہ ایسا کر لیں تو وہ جان لیں گے کہ اسلام یقیناً تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ کیونکہ اسلام تو امن اور رواداری کا سبق دیتا ہے وہ کسی پر جبر کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ اسلام نے دین کے معاملہ میں ہر شخص کو آزادی دی ہے کہ وہ جس کو چاہے اپنے لیے پسند کر لے اور اس کی زندہ جاوید مثالیں اسلام کی ابتداء سے صفحات تاریخ پر پھیلی ہوئی ہیں۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا گیا ہوں تا اس خدا کی طرف تمہیں بلاؤں جو واحد ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ وہی پرستش کے قابل ہے وہ زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ اُس پر کبھی موت نہیں آسکتی اس لیے تم ان بتوں کو چھوڑ دو یہ تمہارا کچھ نہیں سنوار سکتے جہاں جہاں آپ کی یہ آواز پہنچی لوگ یہ کہتے ہوئے کہ

بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا۔ (بقرہ آیت ۱۷۱)

یعنی ہم تو بہر حال اُسی بات کی اتباع کریں گے جس پر ہم اپنے آباء واجداد کو پایا ہے آپؐ کے دشمن ہو گئے۔ آپؐ کے لائے ہوئے دین کو مٹانے کی کوشش ہونے لگیں۔ آپؐ کی تیرہ سالہ مکی زندگی میں ایک پل بھی آپؐ کو چین سے بیٹھنے نہ دیا آپؐ پر سخت مظالم ڈھائے گئے۔ آپؐ کے قتل کے منصوبے بنے آخر خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق آپؐ کو ہجرت کرنی پڑی اور مکہ چھوڑتے وقت اپنی بے کسی کا ان الفاظ میں اظہار کیا۔

"اے مکہ کی بستی! تو مجھے سب جگہوں سے زیادہ عزیز ہے مگر تیرے لوگ مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے"

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ مکی زندگی جس میں دُکھ اور مصیبتیں آپؐ کو گھیرے ہوئے تھیں ہر صبح اور ہر شام آپ کو مٹانے کے منصوبے بنائے جاتے۔ ایسے حالات میں جو سردارانِ قریش نیز دوسرے لوگ اور غلام ایمان لائے۔ کیا اُن کو لوہے کی تلوار کا ڈر تھا۔ کیا آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کے سینے میں تلوار کی نوک چبھوئی تھی جس سے ڈر کر آپ ایمان لے آئے نہیں نہیں وہ صرف آپؐ کے اقرارِ نبوت پر ایمان لے آئے تھے۔ کیا حضرت خدیجہؓ کو ڈر تھا کہ اگر میں نے انکار کیا تو مجھے پیٹا جائے گا۔ وہ تو پہلے ہی آپؐ کے خُلق اور بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ دیکھ کر گرویدہ ہو چکی تھیں۔ کیا حضرت بلالؓ کو ڈر تھا کہ اگر میں ایمان نہ لایا تو سنگسار کیا جاؤں گا؟ وہ تو ایمان لانے کے بعد روزانہ ہی پٹتے اور جھلس دینے والی گرم ریت پر ننگے بدن گھسیٹے جاتے لیکن پھر بھی احد۔ احد ہی ان کی زبان سے نکلتا۔ کیا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ننگی تلوار دیکھی تھی کہ اُن کو اپنی موت سامنے نظر آرہی تھی۔ وہ تو خود ننگی تلوار لیے قتل کے ارادے سے آئے تھے مگر خود ایسے قتل ہوئے کہ انہوں نے ایک نئی پاک زندگی پائی۔

اس بات پر مزید روشنی ڈالنے کے لیے کہ کیا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے؟ ہمیں مندرجہ ذیل باتوں پر غور کرنا ہوگا۔

۱۔ مذہب کے معاملہ میں اسلام کی تعلیم کیا ہے۔

۲۔ جب مسلمانوں کو تلوار اٹھانا پڑی ان کی حالت کیا تھی۔

۳۔ کیا مسلمانوں نے جنگ کا آغاز کیا تھا یا انہوں نے اپنے دفاع میں تلوار اٹھائی تھی۔

۴۔ کیا جنگ کے زمانہ میں مسلمان زیادہ ہوئے یا امن کے زمانہ میں۔

۵۔ کیا صحابہ کی زندگیاں شاہد ہیں کہ ان کو جبراً مسلمان بنایا گیا؟

اسلامی تعلیم

قرآن مجید میں مسلمانوں کو مختلف پیرائے میں ہر قسم کے جبر سے روکا ہے مثلاً فرمایا۔

لَآ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۝

(البقرہ - ۲۵۷)

یعنی دین کے معاملہ میں جبر نہیں ہونا چاہیئے۔ کسی کو ڈرا دھمکا کر مسلمان نہیں بنانا۔

ایک اور مقام پر فرمایا:۔

قُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ۔

(کہف - ۳۰)

یعنی اے رسول تو کہہ دے کہ یہ اسلام حق ہے تمہارے رب کیطرف سے پھر اس کے بعد جو چاہے اس پر ایمان آئے جو چاہے انکار کرے، کتنا صاف حکم ہے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار نہیں دیا گیا کہ اگر کوئی انکار کرے تو اس سے سختی کر۔

جہاد کے وقت مسلمانوں کی حالت

جب مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا گیا تھا اس وقت اُن کی حالت ایسی نہ تھی کہ زورِ بازو سے کسی کو مسلمان بناتے۔ چند گنتی کے صحابہؓ جن کو رات خوف سے نیند نہیں آتی تھی۔ سامانِ جنگ نہ ہونے کے برابر۔ تپتی ہوئی ریت سے بچنے کے لیے جوتیاں خریدنی کی استطاعت نہ تھی۔ صحابہؓ نے ننگے پاؤں ہونے کی مجبوری ظاہر کی تو رحمت للعالمین نے فرمایا۔

لَآ أَجِدُ مَآ أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوا وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنفِقُونَ

(التوبہ - آیت ۹۲)

یعنی میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں اور (یہ جواب سن کر) وہ چلے گئے اور (اس) غم سے اُن کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے کہ افسوس اُن کے پاس کچھ نہیں جسے خدا کی راہ میں خرچ کریں"

یہ لوگ تھے جو وطن سے بے وطن تھے اور ان کا مقابلہ ایسے لوگوں کے ساتھ جن کے پاس عمدہ تلواریں تھیں۔ پاؤں میں جوتیاں اور سواری کے لیے عمدہ گھوڑے تھے اور خوشحالی اُن کے قدم چومتی تھی۔ ان حالات میں مسلمان کفار کا کیا مقابلہ کر سکتے تھے؟ سوائے اس کے کہ اپنا دفاع مقصود ہو یا پھر یہ نظریہ ہو کہ مرنا ہی ہے تو مردانہ وار جہاد کرتے ہوئے کیوں نہ مریں۔ قرآن مجید نے بھی ان کا ان الفاظ میں نقشہ کھینچا ہے۔

وَاذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ۔ (انفال - ۲۷)

یعنی مسلمانو! وہ زمانہ یاد کرو جب تم تھوڑے تھے اور ملک میں بہت کمزور سمجھے جاتے تھے اور تمہیں یہ خوف لگا رہتا تھا کہ لوگ تمہیں اُچک کر تباہ نہ کر دیں پھر خدا نے تمہیں پناہ دی اور اپنی نصرت سے تمہاری تائید فرمائی۔

کیا جنگ دفاع کے لیے تھی؟

اس واقع سے حقیقت کھل جاتی ہے کہ مسلمان ہمیشہ جنگ سے گریز کرتے رہے۔

مسلمانوں پر جب مظالم دن بدن بڑھتے گئے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک دن حضرت رسول اکرمؐ سے عرض کی یا رسول اللہ ہم مشرک تھے تو ہم معزز تھے اور کوئی ہماری طرف آنکھ تک نہیں اٹھا سکتا تھا۔

لیکن جب سے ہم مسلمان ہوئے ہیں کمزور و ناتواں ہو گئے ہیں اور ہمکو ذلیل ہو کر کفار کے مظالم سہنے پڑتے ہیں۔ پس یا رسول اللہ! آپ ہم کو اجازت دیں کہ ہم کفار کا مقابلہ کریں۔ یہ سخا اور رحمت للعالمین نے فرمایا:۔

أُمِرْتُ بِالْعَفْوِ فَلَا تُقَاتِلُوا

یعنی مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عفو کا حکم ہے پس میں تم کو لڑنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

باوجود اس کے کہ مسلمان مظلوم تھے خدا کے نبی نے لڑنے کی اجازت نہ دی لیکن جب خدا نے اپنے بندوں پر ظلم کی انتہا دیکھی تو فرمایا:۔

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ۔ (حج - ۴۰ تا ۴۱)

یعنی مسلمانوں کو لڑنے کی اجازت دی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتی ہے جن کے خلاف کافروں نے تلوار اٹھائی ہے کیونکہ وہ (مسلمان) مظلوم ہیں اور ضرور اللہ تعالیٰ ان کی نصرت پر قادر ہے۔ وہ ظلم کے ساتھ اپنے گھروں سے نکالے گئے صرف اس بناء پر کہ انہوں نے کہا ہمارا ربّ اللہ ہے

اس سے زیادہ واضح حقیقت اور کیا ہو سکتی ہے کہ مسلمانوں نے صرف اپنے دفاع کے لیے تلوار اٹھائی اگر اب بھی جبکہ انکو گھروں سے بے گھر کر دیا خاموش رہتے تو یہ حرکت مسلمانوں کی خودکشی کے مترادف ہوتی۔

کیا جنگ کے زمانہ میں مسلمانوں کو ترقی ہوئی

تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مکی زندگی میں مکہ میں مسلمانوں کی تعداد تین سو ہو چکی تھی۔ مکہ سے باہر مدینہ میں تین سو سے زائد مسلمان ہو چکے تھے۔ ظاہر ہے کہ مکی زندگی میں مسلمان ہونے والے کسی تلوار کے خوف سے مسلمان نہیں ہوئے تھے وہ تو خود کفار کے ہاتھوں انتہائی مظلوم تھے۔ پھر مدینہ میں مکہ سے دو سو میل دور جو مسلمان ہوئے کیا ان کو بھی تلوار کا ڈر تھا وہ تو مکہ کے مسلمانوں کی پہنچ سے بہت دور تھے۔ وہ تو اسلام لانے کے بعد خود مکہ میں جب آتے کفار سے چھپ کر اپنے محبوبؐ سے ملتے ان کی یہ آرزو ؎ "تو ہو، تیرا جلوہ ہو اور گوشۂ تنہائی" اتنی دور سے کھینچ لاتی۔ تاریخ شاہد ہے کہ انصار میں سے سعد بن عبادہ کو جو قبیلہ خزرج کے رئیس تھے کے علم ہونے پر کہ وہ رسول خدا سے مل کر جا رہے ہیں، کفار بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتے رہے ہم پوچھتے ہیں کہ کیا وہ مسلمان اپنا دماغی توازن کھو بیٹھے تھے۔

کہ انہوں نے اتنی تکلیفیں برداشت کیں صرف اس لیے کہ ان کا نعرہ تھا کہ اللہ ایک ہے وہی ہمارا ربّ ہے نہیں یقیناً ان کے دماغ دوسرے بنی نوع انسان سے زیادہ روشن تھے تبھی تو انہوں نے اسلام کی حسین تعلیم کو سمجھا۔

پہلی جنگ جو دفاع کے لیے لڑی گئی وہ جنگ بدر تھی۔ یہ جنگ ۲ھ میں لڑی گئی۔ جس میں ۳۱۳ صحابہؓ شریک ہوئے۔ اس کے بعد جنگ احد جس میں سات سو صحابہ نے حصہ لیا پھر غزوہ حدیبیہ ۶ھ میں وقوع میں آیا جس میں ڈیڑھ ہزار صحابہؓ نے شمولیت اختیار کی۔ مکی زندگی کو چھوڑ کر تقریباً آٹھ سالوں میں جو مسلمان جنگوں میں شریک ہوئے ان کی تعداد تین سو سے ڈیڑھ ہزار تک پہنچی۔ غزوہ حدیبیہ کے پونے دو سال بعد (جب کہ امن کی صورت رہی) ۸ھ میں مکہ فتح ہوا جس میں سرخرو شان اسلام یا بزبان انجیل قدوسیوں کی تعداد دس ہزار تھی۔ یہ اعداد و شمار کسی شک کی گنجائش نہیں چھوڑتے کہ یقیناً امن اور صلح کے زمانہ میں جنگ کی نسبت مسلمان زیادہ ہوئے اس لیے کہ امن کے زمانہ میں تبلیغ کا موقع ملتا رہا۔ منکرین کو صحابہؓ کے اعلیٰ اخلاق دیکھنے کا زیادہ موقع میسر آتا رہا۔ وہ اخلاق جن کو عرب جیسے ملک میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا ان کی بدولت اسلام ان کے دلوں کو اپنی طرف کھینچتا رہا اور مسلمانوں کے ساتھ خدائے واحد کی مدد و نصرت کے وعدے انہوں نے اپنی آنکھوں سے پورے ہوتے دیکھے جبکہ اُن کے لات و عزیٰ بے بس تھے۔

اگر یہ سچ ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا تو فتح مکہ سے بہتر اور کوئی موقع نہیں ہو سکتا تھا۔ جب کہ مکہ کے ہر فرد خواہ ابوسفیان تھا خواہ خالد بن ولید تھا۔ خواہ نابکار ابوجہل کا بیٹا عکرمہ تھا خواہ ہندہ تھی یہ سب لرزاں تھے کہ جانے۔ ہم سے کس قسم کا انتقام لیا جائے گا۔ ان کے مظالم ان کی آنکھوں کے سامنے تھے۔ لیکن لوہے کی نہیں پیار و محبت کی تلوار سے دل لوٹنے والے نے یہاں بھی اُسی پیارو خلق کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔

لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ

کہہ کر سب کو معاف کر دیا۔ اُن کو ان کی مرضی پہ چھوڑ دیا کہ اسلام قبول کریں یا اپنے دین پر ہی قائم رہیں۔ گو بعض کو آپ کی اس سزا نے اسلام کی حسین۔ ٹھنڈی اور معطر چار دیواری میں قید کر دیا لیکن بعض ایسے بھی تھے جو اپنے آباؤ اجداد کے دین پر قائم رہے۔ گو بعد میں وہ آہستہ آہستہ خدائے واحد پر ایمان لے آئے۔

تعصب رکھنے والوں کو سوچنا چاہیئے کہ تلوار کا خوف دلا کر جسموں پر تو قبضہ کیا جا سکتا ہے مگر دل نہیں جیتے جا سکتے اگر تلوار ہی کا ڈر تھا تو وہ وقت گزرنے کے ساتھ اسلام سے منحرف ہو سکتے تھے مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے پیار محبت سے حسین تعلیم جیتے ہوئے دل واپس نہیں لوٹا کرتے اور ان میں دن بدن اضافہ ہوتا گیا اور تا قیامت اضافہ ہوتا جائے گا (انشاء اللہ تعالیٰ) ایک ایک ہندو اخبار ست اُپدیش اسی حقیقت کو بیان کرتا ہے "ہم اس رائے سے ہرگز موافقت کا اظہار نہیں کر سکتے کہ اسلام شمشیر کے زور سے پھیلا۔ زبردستی سے جو چیز پھیلائی جائے وہ جلد ہی ظالم سے واپس لی جا سکتی ہے۔ اگر اسلام کی اشاعت جبر اور ظلم سے کی ہوئی ہوتی تو آج اسلام کا نام و نشان نہ رہتا۔ لیکن اسلام آج بھی دنیا میں ترقی کر رہا ہے۔ کیوں! اس لیے کہ اس کے بانی کے اندر روحانی شکتی اور بنی نوع انسان کے لیے پریم تھا اور محبت اور رحم کا جذبہ تھا۔"

(بحوالہ الفضل ۱۲ر نبوک ۱۳۵۱ھ)

(باقی)

حضرت اقدس کے صحبت یافتہ بزرگوں کی پیاری باتیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے بھوکے مہمانوں کو کھانا کھلوایا

رات کو حضرت اقدس کو الہام کے ذریعے کھانا کھلانے کی الٰہی ہدایت ملی

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۱۹۰۷ء میں قادیان جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے تشریف لے گئے۔ ۲۸ر دسمبر ۱۹۰۷ء کی صبح آٹھ بجے کھانا کھانے کے بعد دن بھر جلسے کی تقاریر سنتے رہے۔ حضرت اقدس ..... نے بھی تقریر فرمائی۔ نماز مغرب و عشاء جمع ہونے کے بعد مسجد مبارک میں ہی بیٹھ گئے کیونکہ اس روز مجلس معتمدین صدر انجمن کا جنرل اجلاس ہونا تھا اس میں آپ نے اپنی جماعت کے نمائندے کے طور پر شمولیت کرنی تھی۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کمزور سے آدمی تھے اور پھر صبح آٹھ بجے سے کھانا کھایا ہوا تھا۔ دل تو کیا کہ اٹھ کر جائیں اور کھانا کھا آئیں۔ مگر یہ خوف غالب آجاتا کہ کھانے میں کہیں دیر نہ ہو جائے اور اجلاس شروع نہ ہو جائے اسی انتظار میں بیٹھے رہے۔ مسجد خالی ہو گئی پھر بھی بیٹھے رہے پورے دو گھنٹے انتظار کرتے رہے آخر سردیوں کی اس رات کے پونے نو بجے صدر انجمن احمدیہ کے معتمدین تشریف لائے اور دیگر احباب شامل اجلاس ہوئے۔ اجلاس خاصا طویل ثابت ہوا اور رات پونے بارہ بجے ختم ہوا۔ وقت زیادہ ہونیکی وجہ سے بھوک تو ختم ہو گئی تھی مگر ضعف اور کمزوری شروع ہو گئی۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب یوں بھی کمزور تھے۔ خیر اجلاس ختم ہونے کے بعد مسجد سے نیچے اتر کر طوعاً و کرہاً لنگر خانے کا رخ کیا۔ مگر آدھی رات بیت گئی تھی لنگر خانے کا دروازہ بند تھا۔ ناچار اپنی جائے قیام پر پہنچے اور شدید ضعف اور بھوک کی حالت میں ہی سونے کی تیاری کرنے لگے۔ بار بار سوچتے خدایا! رات کیسے کٹے گی۔ اس شدید بھوک میں تو نیند بھی نہ آئے گی۔ بے اختیار سوچتے شاید ابھی کوئی شخص آجائے اور کہے لو کھانا کھا لو! پھر دل کو سمجھاتے کہ خوش فہمیوں میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ اس سردی اور نصف رات کے عالم میں کون آئیگا۔ یہی سوچتے سوچتے بستر بچھایا اور سونے کے لئے لیٹنے کو ہی تھے کہ ـــــ دروازے پر دستک ہوئی! آواز آئی۔

"جس مہمان بھائی نے کھانا نہیں کھایا وہ لنگر خانے میں جا کر کھانا کھالے"

حضرت ڈاکٹر صاحب حیران متعجب خوشی خوشی لنگر خانے پہنچے جس لنگر خانے کے دروازے تھوڑی دیر قبل بند تھے اسے کھلا پایا۔ اندر گئے کھانا کھایا اور آرام سے واپس آکر سو رہے نہ کسی سے پوچھا نہ بات کی۔ اللہ کا شکر ادا کرتے رہے۔ اگلے روز صبح نو بجے کے قریب معلوم ہوا کہ حضرت اقدس اندرون خانہ سے سیر وغیرہ کے لئے باہر تشریف لائے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بھی باہر نکلے دیکھا کہ حضرت اقدس ..... مسجد مبارک کے چھوٹے زینہ کی چوکھٹ پر گلی کے رخ کھڑے ہیں۔ اور مہمان اور کچھ مقامی احباب سامنے گلی میں کھڑے ہیں۔ اسی وقت حضور اقدس ..... نے فرمایا مولوی صاحب (یعنی حضرت مولانا نورالدین) کو بلا لائیں۔ جب حضرت مولانا نورالدین تشریف لائے تو حضور نے فرمایا:۔

"معلوم ہوتا ہے آج رات لنگر میں کھانے کا انتظام اچھا نہ تھا۔ اور مجھے دس بجے کے قریب بشدت الہام کیا گیا۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ (اے نبی بھوکے اور بے حال کو کھانا کھلاؤ) سو میں نے اسی وقت باہر کہلا بھیجا تھا کہ جن مہمانوں کو کھانا نہیں ملا ان کو کھانا کھلایا جائے۔

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کہتے ہیں "یہ عاجز بھی حضور کے سامنے اس وقت موجود تھا جبکہ حضور حضرت مولوی نورالدین صاحب ..... سے مخاطب ہو رہے تھے اور میں دل میں خوش ہو رہا تھا کہ رات میرے خدا نے مجھے کھانا کھلوایا ہے۔" (ایاز محمود صفحہ ۳۴-۳۵)

قطع نظر اس واقعے کے انتہائی ایمان افروز پہلوؤں کی یہ بات قابل غور ہے کہ اگر دنیا بھر کے چوٹی کے دہریے حضرت ڈاکٹر صاحب کو بڑے بڑے دلائل دیتے کہ خدا نہیں ہے تو ان پر کیا اثر ہوتا؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے تو خود خدا کو گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ حضرت اقدس ..... نے اسی لئے فرمایا ہے میں صرف یہ نہیں کہتا کہ خدا ہونا چاہیئے بلکہ میں یہ بتانے آیا ہوں کہ خدا واقعی موجود ہے!!

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔ مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باندونگ (انڈونیشیا) میں مبلغین اور معلمین کلاسوں کا اجراء

رپورٹ: مکرم سیوطی عزیز مبلغ پروکرتو صاحب حال باندونگ۔

مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۸۲ء کو باندونگ میں جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی بڑھتی ہوئی تبلیغی ضرورت کے پیش نظر جماعت نے لوکل مبلغین تیار کرنے کا منصوبہ بنایا ہے تاکہ سیدنا حضرت اقدس کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کا انتظام بہتر ہو سکے۔

اس غرض کے لئے کئی ایک میٹرک پاس نوجوانوں نے اپنے آپ کو پیش کیا اور عورتوں میں سے تبلیغ کے لئے بعض بچوں نے بھی اپنے نام پیش کئے۔ جن میں سے ۱۸ لڑکے اور ۵ لڑکیاں معلمین کلاس کے لئے منتخب ہوئیں۔

ان معلمین و معلمات کو بنیادی مسائل سکھانے کے لئے ایک نصاب مقرر کیا گیا ہے جس میں قرآن کریم۔ حدیث۔ فقہ۔ تاریخ اسلام و تاریخ احمدیت اور عربی اور انگریزی کے مضامین پڑھائے جائیں گے۔ ان کے علاوہ اردو زبان لازمی طور پر سکھائی جائے گی تاکہ معلمین اور معلمات سیدنا حضرت اقدس کی کتب پڑھ اور سمجھ سکیں۔

اس کے علاوہ ان طالب علموں کو تقاریر کی مشق کرائی جائے گی۔ اس افتتاح کے موقع پر مغربی جاوا کی جماعتوں کے نمائندگان اور مبلغین کرام کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

اس کلاس کے انچارج مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب مبلغ باؤنڈگ کو اور خاکسار کو بطور اُستاد مقرر کیا گیا ہے۔

افتتاحی تقریب افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم و دعا سے ہوا۔ انڈونیشیا میں رئیس التبلیغ محترم محمود احمد صاحب چیمہ کے خطاب سے پہلے نیشنل پریذیڈنٹ مکرم احمد صاحب اور مکرم شریف احمد صاحب لوبس سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ انڈونیشیا اور مکرم جوائنی صاحب ایم۔ اے پریذیڈنٹ جماعت باندونگ نے خطاب کیا۔ مکرم جوائنی صاحب صدر جماعت احمدیہ باندونگ نے اس افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں سب سے پہلے مبلغین اور تمام نمائندگان اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور کہا کہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس سال معلمین کلاس باندونگ میں بھی شروع ہو رہی ہے اور ہمیں خدمت کا موقع دیا گیا ہے خوشی کی دوسری بات یہ ہے کہ اس سال پہلی دفعہ مبلغین کے ساتھ معلمات بھی اس کلاس میں شامل ہوئی ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس بات کا اہتمام کریں گے کہ اسلامی اقدار کے مطابق طلبہ اور طالبات کے لئے علیحدہ علیحدہ انتظام ہو۔ انہوں نے آخر میں اس امید کا اظہار کیا۔ کہ یہ طلبہ اور طالبات ہماری خواہش کے مطابق علوم کو سیکھنے کی پوری کوشش کریں گے۔

اس کے بعد مکرم شریف احمد صاحب لوبس سیکرٹری تعلیم و تربیت نے کہا کہ جماعت کی اندرونی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے یہ کلاس جاری کی گئی ہے۔ اس کے بعد مستقل طور پر ہم ایسا ادارہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جس میں مبلغین تیار ہو سکیں گے۔ خوشی کی بات ہے کہ مستورات کی تربیت اور تعلیم کے لئے بعض لڑکیوں نے بھی اس کے لئے اپنے نام پیش کئے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو بار آور کرے۔

آپ کے بعد مکرم احمد صاحب سوریاہ میناتا صاحب نیشنل پریذیڈنٹ نے اپنے خطاب میں فرمایا یہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ تھوڑے عرصہ میں ہماری جماعت نے بہت ترقی کی ہے اور ہمیں اس بات کی ضرورت پڑ گئی ہے کہ علاوہ مرکزی مبلغین کے لوکل معلمین بھی کثرت کے ساتھ تیار کئے جائیں۔ جو تبلیغ کے علاوہ تعلیم و تربیت کا کام بھی کریں اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ حضور کا ارشاد ہے کہ جماعت کے نوجوان مرد و عورت بھی دینی علوم سیکھیں اور وسیع پیمانے پر تبلیغ و تربیت کا کام کریں۔ آپ نے دعا کی اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو جنہوں نے اس خدمت کے لئے اپنے آپکو پیش کیا ہے ہمت دے اور دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے والدین کو بھی جزائے خیر دے۔ آمین

آخر میں مکرم رئیس التبلیغ صاحب مکرم محمود احمد صاحب چیمہ نے نہایت موثر خطاب فرمایا آپ نے اپنے خطاب میں کہا کہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے ہمیں مبلغین و معلمین کلاس کھولنے کی توفیق عطا فرمائی ہے کیونکہ اس زمانہ میں ہمیں مبلغین و معلمین کی بہت ضرورت ہے اگرچہ تمام مسلمان خدا تعالیٰ کے سپاہی ہیں مگر ایک مخصوص گروہ ایسا ہونا ضروری ہے جو تبلیغ و تربیت کا ہی کام کرنے والا ہو۔

جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر جماعت کو ایسے لوگوں کی ضرورت ہے۔ کہ وہ دینی علوم خود سیکھ کر دوسروں کو بھی سکھائیں۔

آپ نے کہا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم یہاں ہر مبلغین و معلمین کلاس کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ تمام طلبہ و طالبات کا فرض ہے کہ وہ صحیح رنگ میں دینی علوم سیکھیں اور یاد رکھیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِّنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ۔

(مشکوٰۃ صہ ۳۴)

یعنی جو شخص حصولِ علم کے لئے خُدا کے راستہ میں نکلے اس کے لئے جنّت کا راستہ کھول دیا جاتا ہے۔ نیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۴)

فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ

(مشکوٰۃ صہ ۳۴)

دوسری جگہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔

(مشکوٰۃ صہ ۳۴)

یعنی جو شخص حصولِ علم کے لئے گھر سے نکلتا ہے وہ جب تک واپس نہ لوٹے خدا کے رستہ میں (مجاہد) ہے (مشکوٰۃ صہ ۳۴)

ایک اور حدیث میں ہے کہ:۔

مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْاِسْلَامَ فَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ۔

(مشکوٰۃ صہ ۳۴)

یعنی جس شخص پر موت اس حالت میں آوے کہ وہ علم حاصل کر رہا ہوتا۔ کہ اسکے ذریعہ اسلام کو زندہ کرے اُس کے اور انبیاء کے درمیان جنّت میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ اور دوسری حدیث میں فرمایا۔

وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ

(حدیث)

یقیناً علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص حصولِ علم کے لئے کوششیں کرتا ہے کہ دینی علوم سیکھے اس کا بہت بڑا درجہ ہے میں امید رکھتا ہوں کہ تمام طلبہ و طالبات ہمت اور محنت کے ساتھ پڑھیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔

اس کے علاوہ تمام طلبہ و طالبات اپنی صحت کا بھی خیال رکھیں۔ کیونکہ اگر صحت اچھی نہ ہو تو انسان علم بھی اچھی طرح نہیں حاصل کر سکتا۔

حدیث میں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کمزور صحت والے مومن سے اچھی صحت والا مومن بہتر ہے

آخر میں آپ نے کہا اللہ تعالیٰ تمام طلبہ کو جو یہاں پڑھنے کے لئے آئے ہیں حصولِ علم کی توفیق عطا فرمائے اور ان کو اپنی حفاظت میں صحت و عافیت سے رکھے اور ہر قسم کی مشکلات سے بچائے اور جس غرض کے لئے علم حاصل کر رہے ہیں اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

بجلی کے حادثات سے بچاؤ کی تدابیر

(مرسلہ:۔ فضل الٰہی ڈوگر صاحب کمرہ نمبر ۴۲ یعقوب ہاسٹل گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی لاہور)

۱۔ گھریلو وائرنگ کی پڑتال کسی تجربہ کار الیکٹریکل پروائیڈر سے کروا کر نقائص کو فوراً درست کروائیں

۲۔ اگر تار کہیں سے ننگے ہوں تو انہیں فوراً تبدیل کروائیں یا ننگی جگہوں پر ٹیپ لگائیں۔

۳۔ پیسٹل ٹیبل فین۔ ریڈیو اور دوسرے برقی آلات کو ان کا پلگ نکالے بغیر ہاتھ نہ لگائیں۔

۴۔ استری کرتے وقت پاؤں کے نیچے کوئی خشک کپڑا۔ قالین۔ لکڑی کا تختہ۔ پرانا کمبل۔ دری۔ کاغذ یا کوئی دوسری غیر موصل چیز رکھیں۔

۵۔ برقی آلات کو ضرور ارتھ کرائیں اور اُن کے ارتھ وائر اور شوز کو چیک کرتے رہا کریں۔

۶۔ استری۔ ہیٹر۔ ریفریجریٹر۔ ایئرکنڈیشنر اور نلکے کی موٹر وغیرہ کیلئے تین پنوں والے پلگ استعمال کریں۔ شوز کے تیسرے پن کا باقاعدہ ارتھ ہونا ضروری ہے۔

۷۔ راستہ میں چلتے وقت کھمبوں کو ہاتھ نہ لگائیں۔ اِن سے بچنے کی بچوں کو خصوصاً تنبیہ کریں۔

۸۔ اگر آپ بجلی کی کوئی ٹوٹی ہوئی تار دیکھیں تو اس کی اطلاع فوراً مقامی دفتر شکایات بجلی کو کریں۔ اسی طرح قریبی گھروں کو بھی مطلع کر دیں کہ کوئی متاثرہ مقام پر نہ جائے۔

۹۔ مویشیوں کو کھمبوں یا اُن سے لگے ہوئے لوہے کے تار سے نہ باندھیں۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پورا نام و پتہ اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا ضروری اعلانیہ برائے سال ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء

علمی تصانیف پر ساڑھے بارہ ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کی کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے اڑھائی اڑھائی ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام:- بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفات الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ

دوسرا انعام:- اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام:- تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ

چوتھا انعام:- اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود"۔ "نظام بیمہ"۔ "لیبر اور متعلقہ مسائل"۔ "تجارتی کمپنیوں کا نظام"۔ "انڈسٹری"۔ "بین الاقوامی تجارت" (ان مضامین پر اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا)۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام:- کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

۱۔ یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ر دسمبر تک شمار ہوگا۔

۲۔ مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جاسکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔ البتہ خاص حالات میں استثنائی طور پر اس کے بعد بھی کوئی مقالہ قبول کیا جاسکے گا۔

۳۔ یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

۴۔ یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(الف) مسودہ کی دو مجلد کاپیاں داخل کی جائیں اور اس کی ایک نقل مؤلف اپنے پاس محفوظ رکھیں۔

(ب) مقالہ لکھنے سے پہلے مؤلف اپنے مقالہ کے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کرکے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب رہنمائی کرسکے۔ (ج) مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں۔ جن میں کتاب کا سن طباعت اور مصنف کا نام ضروری طور پر شامل کیا جائے۔ (د) انگریزی خوان طبقہ توجہ کرے۔ جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر انگریزی میں مقالہ مرتب کریں جو دونوں کے نام پر شمار اور شائع ہو سکے گا۔

۵۔ مقالہ نویس اپنے مقالہ میں نہ سرورق پر اور نہ ہی متن میں کسی جگہ اپنا نام لکھیں۔ البتہ الگ ورق پر ضروری تعارف یعنی مقالہ کا عنوان اور اپنا نام و پتہ لکھ کر مقالہ میں رکھ دیں جو یادداشت کے طور پر مقالہ سے نکال کر دفتر میں محفوظ رکھا جائے گا۔

۵۔ پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی۔

۶۔ انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر محترم فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

(۶۔ الف) مستحق انعام قرار دیئے جانے والے مقالوں کے مؤلفین کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے مقالوں کی اشاعت سے پہلے منصفین کی ہدایات کی روشنی میں اپنے مسودوں کی تصحیح کرلیں۔

(۶۔ ب) نیز مسودہ کی ایک تصحیح شدہ نقل ریکارڈ کے لئے دفتر میں داخل کریں۔

۷۔ ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

۸۔ انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا۔ لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ۱/۳ حصہ کو بطور اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا۔ اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مطبوعہ مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیر غور ہو اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کرسکتا ہے۔ یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

(ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کرسکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

۹۔ مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر محترم سے استصواب کرلے۔ انعام یافتہ مقالہ کی طباعت سے قبل اس مقالہ کے عنوان پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔

۱۰۔ اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا محترم صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع کوٹلی (آزاد کشمیر) کا تیسرا سالانہ اجتماع

ضلع کوٹلی (آزاد کشمیر) کے تمام خدام و اطفال کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ قیادت ضلع کوٹلی کے زیر اہتمام مورخہ ۱۳ر۱۴ر اگست ۱۹۸۲ء کو تیسرا سالانہ اجتماع منعقد ہوگا۔ ضلع کی تمام مجالس کے قائدین زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال کو ساتھ لے کر مورخہ ۱۳ر اگست تین بجے سے قبل مسجد احمدیہ کوٹلی میں تشریف لائیں ضلع سے باہر رہنے والے خدام و اطفال بھی اجتماع میں شمولیت فرمائیں۔ باہر سے تشریف لانے والے خدام و اطفال کے لئے قیام و طعام کا انتظام ہوگا۔ موسمی لحاظ سے بستر ساتھ لائیں۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کوٹلی)

درخواست ہائے دعا

● خاکسار کے والد صاحب مکرم حاجی خلیل الرحمٰن صاحب جو علاج کی غرض سے میرے بڑے بھائی ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب کے پاس امریکہ گئے ہوئے ہیں ان کو جو گلے کی تکلیف تھی اس میں پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے اور اس ماہ واپس آرہے ہیں احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مکمل صحت یابی دے۔ آمین (حبیب الرحمٰن الٰہی سنز۔ پشاور شہر)

● مکرم برادرم محمد اشفاق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نواب شاہ کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ کی طبیعت اچانک بہت خراب ہوگئی۔ اور خون کافی ضائع ہونے کی وجہ سے کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ قارئین الفضل سے خصوصی دعاؤں کی درخواست کی جاتی ہے۔

(نذر محمد معتمد ضلع و معتمد مقامی مجلس خدام الاحمدیہ نواب شاہ)

● خاکسار ۲۰ر جون کو اپنی بچی کو الوداع کرنے کے لئے (جو کہ بیرون پاکستان جارہی تھی) ڈیرہ غازیخان سے لاہور آرہا تھا کہ راستہ میں پتہ میں سوجن ہوگئی اور تکلیف بڑھ گئی۔ لاہور ہسپتال میں ۵ر جولائی تک رہا اور علاج سے خدا تعالیٰ نے تکلیف دور فرمادی۔ لیکن سرجن صاحب نے اپریشن تجویز کیا ہے لہٰذا احباب کرام و بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ خداوند کریم خاکسار کا اپریشن کامیاب فرمائے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(محمد صادق ہاشمی آف ڈیرہ غازیخان حال کے/۲۳ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور)

● خاکسار کی اہلیہ نزہت جہاں گذشتہ دس دن سے درد عرق النسا کی وجہ سے انتہائی شدید تکلیف میں ہیں۔ ہر ممکن میسر علاج آزمایا جارہا ہے مگر ابھی تک کوئی بھی علاج کارگر نہیں ہو رہا اور تکلیف کی شدت بڑھتی جارہی ہے جس کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ دوست احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ اپنا خاص فضل کرتے ہوئے دواؤں میں اثر ڈالے اور ان کو شفا عطا کرے آمین۔ (لئیق احمد چغتائی ۱۰۹/ای۔ ۲۰ واہ کینٹ ضلع راولپنڈی)

دعائے مغفرت

● مجلس خدام الاحمدیہ رجوعہ ضلع گجرات کے قائد مکرم محمد مہدی صاحب وڑائچ ۷ر جون کو ۳۵ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ والدین کے اکلوتے بیٹے تھے مرحوم نے اپنے پیچھے بوڑھے والدین کے علاوہ سوگوار بیوہ اور چار بچے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(ملک منصور احمد عمر۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے ہر ممبر کو قرآن کریم کا ترجمہ آنا چاہیئے

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں :-

"ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم قرآنی تعلیم کو سمجھیں اور اس کو اپنے دلوں اور دماغوں میں پوری مضبوطی سے قائم کریں۔ میں نے کہا تھا کہ ہر احمدی نوجوان کا یہ فرض ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم میں کیا لکھا ہے اور خدا ہم سے کن باتوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہماری جماعت میں کوئی ایسا فرد نہ رہے نہ بچہ نہ جوان نہ بوڑھا جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو۔"

خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعود کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ خود بھی قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہیں اور جماعت کے دوسرے افراد کو بھی قرآن کریم پڑھائیں۔ ناظرہ بھی پڑھائیں ترجمہ بھی پڑھائیں اور تفسیر بھی پڑھائیں اور کام اسی طرح منظم طور پر کریں کہ حضور کا یہ منشا پورا ہو جائے کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو قرآن کریم باترجمہ نہ جانتا ہو اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رمضان المبارک میں تبلیغی نشستوں کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی صدر کے شعبہ اصلاح وارشاد کے تحت ماہ رمضان المبارک میں مرکز کی ہدایت پر حلقہ جات میں تبلیغی نشستوں کا انعقاد کیا۔ اس بابرکت ماہ میں مجموعی طور پر ۱۰ تبلیغی نشستیں مختلف حلقوں میں منعقد ہوئیں۔ ان نشستوں میں مجموعی طور پر ۴۹ غیر از جماعت احباب نے شمولیت کی۔ حلقہ جات میں ہونے والی تبلیغی نشستوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مورخہ ۲۸ جون - یکم جولائی	۱۵ جولائی	حلقہ صدر گوالمنڈی
"	۱۷ جولائی ، ۱۸ جولائی	" اردو منزل
"	۹ جولائی	" سول لائنز
"	۱۰ جولائی	" مغل آباد
"	۱۲ جولائی	" چک لالہ
"	۱۶ جولائی	" سبزہ زار
"	۱۷ جولائی	" پشاور روڈ

غیر از جماعت احباب کے سوالات کے جواب مکرم عبدالرشید صاحب یحییٰ مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی اور مکرم ملک محمد شریف صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد نے دیئے۔ ان تبلیغی نشستوں میں وفات مسیح، ختم نبوت، ہمارے عقائد اور کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ پر تفصیلاً بحث ہوئی۔

نشستوں کے اختتام پر غیر از جماعت احباب کو لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ علاوہ ازیں ہر تبلیغی نشست میں موجود احباب جماعت اور غیر از جماعت احباب کو افطاری بھی کروائی جاتی رہی۔ قیادت ہذا ہی کے ایک خادم نے ان تبلیغی نشستوں کے انعقاد کے سلسلہ میں دو صد پچیس روپے (۲۲۵ر) افطاری کے لئے دیئے۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(جاوید اختر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی صدر)

تعلیمی منصوبہ

۱۔ احمدی طلباء اپنی تعلیمی ترقی کے متعلق حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھتے رہیں اور امام ہمام کی دعاؤں کے وارث بنیں۔

۲۔ قائدین حضرات اس بات کی نگرانی فرمادیں کہ کوئی طالبعلم اپنی تعلیم ادھوری نہ چھوڑے۔

۳۔ ذہین طلباء پر خصوصی توجہ فرماتے ہوئے ان کی احسن رنگ میں راہنمائی فرمائیں تاکہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی انعامی سکیم میں شامل ہو سکیں۔

(مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے

گلاسکو میں تبلیغ ڈے منایا گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب مبلغ گلاسکو رقم طراز ہیں کہ ۱۱ر جولائی ۱۹۸۲ء کو گلاسکو میں تبلیغ ڈے منایا گیا۔ جماعت کو ۵ گروپوں میں تقسیم کر کے مختلف علاقوں میں بھیج دیا گیا۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل طریق سے پیغام حق پہنچا گیا۔

۱۔ عیسائیوں میں ایک فرقہ QUAKERS کے نام سے مشہور ہے۔ اس فرقہ میں ہر مذہب و ملت کا آدمی داخل ہو سکتا ہے۔ ان کے مرکز میں ہمارے دوست گئے اور بعض افراد سے تبادلہ خیالات کیا۔

۲۔ دو غیر احمدی پاکستانیوں سے ملے اور انہیں احمدیت کا پیغام پہنچایا۔

۳۔ ایک غیر احمدی مسلم جو سکاٹ لینڈ کا باشندہ ہے کے گھر جا کر مختلف امور پر گفتگو کی گئی۔

۴۔ ایک رومن کیتھلک ٹریننگ کالج میں گئے۔ وہاں کے انچارج پادری نے دوستانہ طریق سے دلچسپی کا اظہار کیا اور امید ظاہر کی کہ ایک تو وہ ہمارے مشن میں تشریف لائیں گے اور دوسرے ہمارے کسی مقرر کو کالج کے طلباء کو خطاب کرنے دعوت دیں گے۔

۵۔ ایک پروٹیسٹنٹ مذہبی مرکز کا دورہ کیا گیا۔ اس کے انچارج نے اپنے مذہبی ادارے کی تفاصیل بتائیں۔

(وکیل التبشیر)

نمایاں کامیابی

۱۔ میری بیٹی عزیزہ امۃ الجمیل بنت قریشی نذیر احمد دہلوی نے اس سال کراچی یونیورسٹی سے ایم ایس سی فزکس کا امتحان فرسٹ کلاس لے کر اعزاز کے ساتھ پاس کیا ہے الحمد للہ۔ عزیزہ نے ۹۲/۱۰۰۰ نمبر لے کر یونیورسٹی میں چوتھی اور لڑکیوں میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ یونیورسٹی کے اعلان کے مطابق سب مضمونوں میں امتیاز حاصل کیا۔ ثم الحمد للہ

بزرگان سلسلہ سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ میرے بچوں کو دینی و دنیاوی ترقیات کے لیے دعاؤں میں یاد رکھیں

(بشریٰ الشمس کراچی)

صنعتی نمائش

برموقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (۱۵، ۱۶، ۱۷ر اکتوبر ۱۹۸۲ء) کے موقعہ پر صنعتی نمائش کا انتظام کیا جاتا ہے۔

- مجالس اس نمائش کے لیے خدام کے ہاتھ کی بنی ہوئی اشیاء مرکز میں بھجوائیں۔
- اس سلسلہ میں خصوصی دلچسپی رکھنے والے خدام کے اسماء سے فوری طور پر مرکز کو مطلع کیا جائے۔
- پہلی تین پوزیشنوں پر انعامات دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(منتظم صنعتی نمائش سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

انصار اللہ کی رکنیت

ہر احمدی دوست جو چالیس سال کی عمر کو پہنچ چکا ہے اُسے مجلس انصار اللہ کا رکن بنایا جانا ضروری ہے اس لئے تمام زعماء سے درخواست ہے کہ وہ ایسے تمام احباب کو جو چالیس سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں مجلس انصار اللہ میں شامل کر کے اس کی اطلاع مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

کیا آپ چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں؟

ناظر بیت المال آمد

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۵-۶-۷ نبوت / نومبر ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء منعقد ہو رہا ہے ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

نمایاں کامیابی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

- عزیزہ عمارہ سلمہا اللہ بنت جری اللہ خان ایڈووکیٹ سپریم کورٹ لاہور نے امسال میٹرک کے امتحان میں بورڈ میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے اور سکالرشپ کی حقدار قرار پائی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو بیش از پیش کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور حسنات دارین عطا فرمائے۔

عزیزہ عمارہ حضرت ملک غلام فرید صاحب مرحوم کی نواسی اور خاکسار کی پوتی ہے۔
(رحمت اللہ خان شاکر پورن نگر سیالکوٹ)

دعائے نعم البدل

- مکرم برادرم عبدالکریم امیر پارک گوجرانوالہ کا لڑکا چند یوم بیمار ہو کر بقضاء الٰہی وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔
(منور احمد بھٹی ناظم خدمت خلق حلقہ سول لائن گل روڈ گوجرانوالہ)

..... خدا کی رحمت کے خزانے وسیع ہیں

حضرت اقدس فرماتے ہیں:-
"خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ انسان اگر سچے دل سے اور اخلاص سے رجوع کرے تو وہ غفور و رحیم ہے اور توبہ کو قبول کرنیوالا ہے۔ یہ سمجھنا کہ کس کس گناہ کو بخشے گا خدا تعالیٰ کے حضور سخت گستاخی اور بے ادبی ہے۔ اس کی رحمت کے خزانے وسیع اور لا انتہا ہیں اس کے حضور کوئی کمی نہیں۔ اس کے دروازے کسی پر بند نہیں ہوئے"
(ملفوظات حضرت اقدس جلد ۳ صفحہ ۲۹۶)
(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

شکور پارک ربوہ
ہاؤسنگ سکیم
ہر قسم کے نقص سے پاک
باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ۔ حق شفعہ سے مبرا۔ مکمل ضمانت
فوری رجسٹری اور فوری قبضہ

شکور پارک۔ جس میں پختہ سڑکیں۔ نالیاں۔ بجلی۔ میٹھے پانی کی سپلائی۔ ٹیلی فون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائے گی۔

شکور پارک۔ بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی۔ چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔

شکور پارک۔ مسجد اقصیٰ کے پہلو میں بیرکوں کے ساتھ ۱۲ فیصد رعایت ابھی جاری ہے۔ احباب فائدہ اٹھائیں۔ بفضل تعالیٰ دسمبر ۸۲ء تک ترقیاتی سکیم مکمل ہو جانے کی گارنٹی۔ رابطہ کے لئے۔ فون گھر ۴۱۶

پارک ویو ایجنٹ:- حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ دوکان ۶۱۴

- صدیق اسٹیٹس ایجنسی اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۴۰
- علی اسٹیٹس ملٹ گولبازار ربوہ فون ۶۶۴
- مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

معلومات برائے داخلہ

انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور و انجنیئرنگ کالج ٹیکسلا

امسال انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور و انجنیئرنگ کالج ٹیکسلا میں مندرجہ ذیل مضامین میں داخلے شروع ہیں۔ نیز گذشتہ سال کا میرٹ بھی درج ہے۔

مضمون	لاہور یونیورسٹی	ٹیکسلا کالج
CIVIL	۶۹ء۴ فیصد	۶۷ء۳ فیصد
ELECTRICAL	۶۸ء۶ "	۶۶ء۴ "
MECHANICAL	۶۶ء۱ "	۶۵ء۵ "
CHEMICAL	۶۵ء۷ "	×
PETROLIUM	۶۵ء۳ "	×
ARCHITECTURE	۶۴ء۷ "	×
METALLURGY	۶۴ء۷ "	×
MINING	۶۴ء۴ "	×
CITY & REGWAL PLANING	۶۴ء۲ "	×

۱- داخلہ فارم مع پراسپکٹس یونیورسٹی سٹیشنری سٹورز گیٹ نمبر ۵ نزد مین بلاک سے ۱۵/ روپے میں دستیاب ہیں۔

۲- داخلہ فارم مع پراسپکٹس بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے ۲۰/ روپے کا بنک ڈرافٹ یا پوسٹل منی آرڈر

TRAUSER UNIVERSITY OF ENGINEERING LAHORE-31

کے پتہ پر بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

۳- داخلہ فارم جمع کروانے کے لئے مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ کی فوٹوسٹیٹ ATTESTED کاپی ساتھ ہونا ضروری ہے۔

میٹرک، ایف ایس سی، ڈومیسائل اور پاسپورٹ سائز فوٹو۔

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۸۲-۸-۱۰ شام ۵ بجے تک ہے۔ مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل پتوں پر رابطہ قائم کریں۔

- میاں عبدالشکور انیس کمرہ نمبر ۱۱ قائداعظم ہال انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور
- آفتاب احمد " ۷۳ ممتاز " " "
- ادریس احمد " ۱۴۶ " " " "
- مشتاق احمد " ۱۲۹ " " " "

(بشارت احمد پیر کمرہ نمبر ۱۰۰ قائداعظم ہال
صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور)

عشرہ اصلاح وارشاد

۱۴ تا ۲۴ اگست ۱۹۸۲ء

مجالس خدام الاحمدیہ ۱۴ تا ۲۴ اگست عشرہ اصلاح وارشاد منائیں۔ جس میں

- "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے" کتابچہ کا مطالعہ کیا جائے۔
- لائحہ عمل میں اصلاح وارشاد کی سکیم کے مطابق مثالی کام کیا جائے۔

جملہ قائدین، زعماء، ناظمین اور منتظمین اصلاح وارشاد سے درخواست ہے کہ اس عشرہ کو کامیاب بنائیں۔ دعائیں بھی کریں اور عشرہ خصوصی کی رپورٹ علیحدہ طور پر مرکز میں بھجوائیں۔
(مہتمم اصلاح وارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)